یہ ان بارہ رسولوں سے مختلف تھا۔ دیگر اِنجیل نویسوں کی نسبت یہ تاریخی رکارڈ رکھنے کا زیادہ خواہشمند تھا (لوقا1:1-2؛3:1-2؛5:1-2)۔ یہ مقدس پولس کا قریبی ساتھی تھا۔ اور چونکہ دونوں صاحب علم تھے اس لئے یہ دونوں ایک دوسرے کے زیادہ قریب تھے۔

اس نے خُداوند یسوعؔ مسیح کی زمینی خدمت کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا تھا (لوقا1:2)۔ کُچھ لوگوں کا خیال ہے کہ شاید وہ انطاکیہ میں یا تروآس میں ایمان لایا ہو۔ اس کی مقدس پولس کے ساتھ پہلی مُلاقات غالباً مقدس پولس کے دوسرے مشنری سفر پر تروآس میں ہوئی (اعمال11:16)۔ وہ مقدس پولس کے ساتھ فلپی بھی گیا (اعمال12:16-17)۔ مقدس لوقا فلپی میں ہی رہ گیا (اعمال1:17)۔ جب مقدس پولس دوبارہ فلپی آئے تو مقدس لوقا پھر ان سے ملے (اعمال5:20)۔ ایسا لگتا ہے کہ مقدس پولس نے اسے ططس کے ساتھ کرنتھس کے لئے دوسرا خط لے جانے کو بھیجا۔

مقدس لوقا مقدس پولس کے سب سے قریبی دوستوں میں سے تھا۔

مقدس پولس اسے پیارا طبیب کہتے ہیں (کلیسوں14:4)۔

جب بھی مقدس پولس ان کے شہر کے قریب ہوتے تو مقدس لوقا ان سے مُلاقات کے لئے ضرور جاتے تھے۔

وہ مقدس پولس کے ساتھ ان کے آخری سفر میں بھی ساتھ تھے (اعمال6:20-21:18)۔

وہ اس قیدی جہاز میں بھی مقدس پولس کے ساتھ تھا جو روم جا رہا تھا اور راستے میں بحری طوفان کا شکار ہو گیا (اعمال2:28)۔

وہ روم میں مقدس پولس کی قید میں ان کے ساتھ تھے اور جب مقدس پولس کلیسیوں اور فلیمون کو خط لکھ رہے تھے تو مقدس لوقا ان کا خادم تھا (کلیسوں14:4؛ فلیمون24)۔

وہ مقدس پولس کے ساتھ دوسری قید میں بھی رہا جب پولس نے تیمتھیس کو دوسرا خط لکھا

(2 تیمتھیس 11:4)۔

جب دوسرے لوگ مقدس پولس کو چھوڑ گئے تب مقدس لوقا ان کے ساتھ وفادار رہے (2 تیمتھیس 11:4)۔

سنِ تصنیف:

کہا جاتا ہے کہ یہ اِنجیل 58AD سے 63AD کے درمیان لکھی گئی۔اس اِنجیل میں تقریباً 35 سالوں کی تاریخ موجود ہے۔اس لحاظ سے یہ ایک مکمل اِنجیل ہے۔

سامعین یا مخاطبین:

لوقا کی اِنجیل خاص طور پر ایک شخص تھیُفِلُس کے نام لکھی گئی (لوقا 3:1)۔ یہ جاننا مشکل ہے کہ اس نام یا لقب سے کون شخص مُراد ہے۔اس نام کا مطلب ہے خُدا کا دوست یا خُدا سے محبت رکھنے والا۔کہا جاتا ہے کہ یہ شخص ایک رومی افسر تھا جیسے کوئی گورنر یا حاکم ہو کیونکہ مقدس لوقا اسے معزز تھیفلس کہہ کر پُکارتے ہیں (لوقا 3:1؛اعمال 23:26؛2:24؛25:26)۔کہا جاتا تھا کہ اگرچہ وہ رومی شخص تھا لیکن وہ مقدس پولس اور مقدس لوقا کی رفاقت کی وجہ سے مسیح کو قبول کر چُکا تھا۔

عمومی طور پر مقدس لوقا کی معرفت لکھی اِنجیل یونانی دُنیا کے لئے لکھی گئی۔ یہ وہ لوگ تھے جو کامل یا مثالی اِنسان کی تلاش میں تھے۔جب ہم یونانی فن، مذہب اور ادب کا مطالعہ کرتے ہیں تو واضح ہوتا ہے کہ ان کے لئے مثالی انسان ایک بہت بڑا تصور تھا۔ یونانیوں کے نزدیک مثالی انسان وہ تھا جو خوبصورتی، دانائی، وقار اور فضل سے بھرپور ہو۔ یہ رومیوں کے مثالی انسان سے مختلف تھا۔کیونکہ رومی زیادہ تر طاقت اور حکومت کو مثالی سمجھتے تھے۔

مقدس لوقا چونکہ خود یونانی تھا اس لئے وہ یونانیوں اور غیر اقوام کے لئے گہری ہمدردی رکھتا تھا۔

مقدس لوقا کی معرفت لکھی اِنجیل کا مقصد:

مقدس لوقا کی معرفت لکھی گئی اِنجیل کے مقصد کے تعلق سے ہمیں قیاس آرائی کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ خود مقدس لوقا نے اس کا مقصد بیان کیا ہے (لوقا 1:1-4)۔انہوں نے اس انجیل کو لکھنے کا مقصد یہ بتایا ہے کہ خُداوند یسوع مسیح کی زندگی کا ایک مربوط مکمل اور قابلِ اعتبار تاریخی بیان مرتب کرنا چاہتے ہیں وہ بھی اُن واقعات کا جنہیں گواہوں نے آنکھوں دیکھا ہو۔مقدس لوقا یہ بھی چاہتے ہیں کہ جن لوگوں نے مسیح کو قبول کیا ہے وہ یقین کے ساتھ جان سکیں کہ اُن کا ایمان ایک حقیقی، تاریخی اور سچائی پر مبنی ایمان ہے۔کوئی خیالی یا افسانوی بات نہیں۔

مقدس لوقا کی معرفت لکھی گئی اِنجیل خُداوند یسوع مسیح کو کامل انسان کے طور پر بھی پیش کرتی ہے۔ابھی ہم غور کریں گے کہ کِن باتوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک کامل شخصیت ہیں۔

یہ اِنجیل چونکہ یونانیوں کے لکھی گئی اور ان کے نزدیک کامل یا مثالی انسان ایک اہم تصور ہے اس لئے اس انجیل میں خُداوند یسوع مسیح کو ایک کامل یا مثالی انسان کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

1- خُداوند یسوع مسیح کا نسب نامہ پہلے انسان یعنی آدم تک جاتا ہے (لوقا 3:38)

مقدس متی رسول نے خُداوند یسوع مسیح کا نسب نامہ ابرہام تک بیان کیا ہے جو کہ خاص طور پر یہودی تناظر میں لکھا گیا لیکن مقدس لوقا نے اس نسب نامہ کو آدم تک بیان کیا ہے تا کہ ظاہر ہو کہ خُداوند یسوع مسیح فقط یہودیوں ہی کے لئے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لئے آئے۔

2- مقدس لوقا کی معرفت لکھی گئی اِنجیل میں خُداوند یسوع مسیح کے انسانی تجربات کو نمایاں طور پر بیان کیا گیا ہے۔

فقط یہی اِنجیل ہے جو خُداوند یسوع مسیح کے بچپن کا کوئی واقعہ بیان کرتی ہے (لوقا 2:7)۔یہ سادہ الفاظ خُداوند یسوع مسیح کی کامل انسانیت، عاجزی اور عام انسانوں کے ساتھ یکجہتی کو ظاہر کرتے ہیں کہ وہ کسی شاہی محل میں نہیں بلکہ چرنی میں پیدا ہوئے ہیں (لوقا 2 : 40؛ 2 : 46 - 50؛

(23:3؛52:2؛51:2)۔

3- مقدس لوقا کی معرفت لکھی گئی اِنجیل میں خُداوند یسوعؔ مسیح کی دُعائیہ زندگی کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔اناجیل کے تمام مصنفین میں سے سب سے زیادہ مقدس لوقا طبیب نے خُداوند یسوعؔ مسیح کی دُعائیہ زندگی کو بیان کیا ہے۔

(Luke 3:21;

5:16; 6:12; 9:18, 29; 11:1; 18:1; 22:32, 41; 23:34, 46). یہ تمام حوالہ جات خُداوند یسوعؔ مسیح کو بطور انسان پیش کرتے ہیں جو خُداوند زندہ خُدا یعنی اپنے باپ پر اِنحصار کرتا ہے۔

4- چند مزید باتیں جن سے خُداوند یسوعؔ مسیح کی بشریت نمایاں نظر آتی ہے

خُداوند یسوعؔ مسیح کی بھوک اور کھانا (لوقا2:4؛24:41-43)

خُداوند یسوعؔ مسیح سمیت دیگر افراد کی زندگیوں میں روح القدس کی قوت پر زور (Luke 1:15, 35, 41, 67; 3:22; 4:1, 18-19; 24:49).

خُداوند یسوعؔ مسیح کا لوگوں کے ساتھ حقیقی تعلق، ہمدردی اور عام اِنسانوں کے ساتھ مکمل شناخت (لوقا3:21)۔

خُداوند یسوعؔ مسیح کو باغِ گتسمنی میں فرشتہ تقویت دیتا ہے (لوقا22:43)

خُداوند یسوعؔ مسیح کا باغِ گتسمنی میں سخت کرب میں مبتلا ہونا یہاں تک کہ ان کا پسینہ گویا خون کی بڑی بڑی بوندوں کی مانند ٹپک رہا تھا (لوقا22:44)

مقدس لوقا کی اِنجیل رومی سپاہی کا علان کہ یسوعؔ مسیح کامل یا راستباز انسان ہے (لوقا23:47)

صلیب پر خُداوند یسوعؔ مسیح اپنی روح کو باپ کے سپرد کرتے ہیں (لوقا46:23)

5-مقدس لوقا کی کتاب کی چند نمایاں خصوصیات

متن کی مقدار کے لحاظ سے مقدس لوقا نے نئے عہد نامہ میں لوقا نے سب سے زیادہ حصہ لکھا ہے۔

صرف مقدس لوقا کی انجیل میں چار گیت بیان کیئے گئے ہیں۔مریم کا گیت (لوقا1:39-45)،زکریا کا گیت (لوقا1 : 67 - 79)، فرشتوں کا گیت (لوقا2 : 13 - 14)، بزرگ شمعون کا گیت (لوقا2:28-32)

لوقا کسی بھی انجیل نویس سے زیادہ خواتین کے کردار پر زور دیتا ہے۔

برنباس کی انجیل کی اصلیت

بہت سے لوگ جنہیں شیطان نے راستبازی کی وضع بنا کر بہکا دیا ہے اس کفرانگیز تعلیم کا پرچار کررہے ہیں کہ یسوعؔ خُدا کا بیٹا ہے۔اور خُدا کی جانب سے ہمیشہ کے لئے متعین کردہ ختنے کی شریعت کو رد کرتے اور حرام گوشت کھانے کی اجازت دیتے ہیں حتیٰ کہ دھوکا کھانے والوں میں پولس رسول بھی شامل ہے۔(انجیل برنباس صفحہ نمر2)۔

بعض یہ تعلیم دیتے ہیں کہ وہ واقعی مرگیا اور پھر جی اُٹھا۔ بہت سے ایسے ہیں جو یہی منادی کیئے جارہے ہیں کہ یسوعؔ خُدا کا بیٹا ہے اور ان بہک جانے والوں میں پولس رسول بھی شامل ہے(انجیل برنباس صفحہ نمبر273)۔

ان اقتباسات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ وہ برنباس نہیں جس کا ذکر بائبل مقدس میں ہے کیونکہ وہ تو ایسا نہیں تھا (اعمال4:36)۔

برنباس کی انجیل میں بیان دیا گیا ہے کہ اس نے ایک سے زیادہ مرتبہ یسوعؔ اس شاگرد سے مخاطب ہوئے۔

یسوعؔ نے جواب میں اُس سے کہ: اے برنباس تو اس قدر رنجیدہ نہ ہو کیونکہ جنہے خُدا نے بنائے عالم سے پیشتر چُن لیا ہے وہ ہرگز فنا نہ ہوں گے۔(انجیل برنباس صفحہ 21)

یہیں سے ایک حقیقت سامنے آتی ہے کہ نہ تو یہ خُداوند یسوعؔ مسیح سے ملا تھا اور نہ ہی کبھی اس کو برنباس کہہ کر پُکارا کیونکہ یہ نام تو نہیں بلکہ لقب تھا جو رسولوں نے اس کو دیا تھا(اعمال 36:4)۔

اور مقدس پولس تو تعلیم ہی یہ دیتے تھے کہ خُداوند یسوعؔ مسیح خُدا کا بیٹا ہے(اعمال 20:9)۔

ایک اور قتباس برنباس کی انجیل سے

جس کسی ے اپنی چمڑی کا ختنہ نہیں کروایا وہ خوف میں مبتلا رہے کیونکہ اسے جنت سے محروم کر دیا گیا ہے()انجیل برنباس صفحہ 26)

برنباس کی اِنجیل ے مطابق ختنہ لازمی ہے اور نجات پانا بھی اسی سے مشروط ہے۔

یہ کتاب 15 ویں یا 16 ویں صدی میں لکھی گئی۔اس میں بہت ساری تاریخی غلطیاں موجود ہیں۔

اس کتاب جہنم کے بارے میں کیا لکھا ہے۔

یسوعؔ مسیح نے پطرس سے کہا جان رکھ کہ جہنم تو ایک ہے مگر اس میں سات مراکز ہیں جو یکے بعد دیگرے ایک دوسرے کے نیچے ہیں۔پس چونکہ گُناہ سات قسم کے ہیں اور انہی کی مطابقت میں اِبلیس نے جہنم کے سات دروازے بھی تراشے اور یوں اس میں سات ہی قسم کی سزائیں بھی ہیں (انجیل برنباس صفحہ 171)

یسوعؔ مسیح نے فرمایا جنت اس قدر وسیع اور پُر شکوہ ہے کہ اندازہ لگانا ممکن نہیں۔میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ آسمان نو ہیں۔اور تمام آسمانوں اور زمین کو یکجا کر دیں تو بھی جنت ان سے بڑی ہے۔(انجیل برنباس صفحہ نمبر 223)۔

فلسطین کے ملک کی بھی غلط تصویر کشی کی گئی ہے۔

دیکھو کہ موسم گرما کس قدر خوبصورت ہے جب ہر درخت پھلوں سے لدا ہوتا ہے اور اپنی فصل کی کٹائی کے سرور میں مست کسان کے نغمہ ءمسرت سے پہاڑ و وادیاں گونج اُٹھتی ہیں کیونکہ اسے اپنی محنت کے پھل سے محبت ہے (انجیل برنباس صفحہ 217)

یہ اسپین یا اٹلی کے علاقے کی منظر کشی تو ہو سکتی ہے لیکن فلسطین کی نہیں۔ جہاں بارش بھی سردیوں میں برستی ہے اور موسم گرما میں میدان خشک و بنجر ہو جاتے ہیں۔

لعزر، مریم اور مرتھا کا تعارف اس طرح کرایا گیا ہے کہ وہ دو قصبوں مگدلہ اور بیت عنیاہ کے سرداروں کے سردار تھے۔اس دور میں فلسطین کے ملک میں ایسا کوئی نظام نہیں تھا۔

اس انجیل کے مطابق

یسوع نے اعتراف کیا اور کہا کہ میں تو مسیح نہیں بلاشبہ میں اسرائیل کی قوم کے پاس نجات کی منادی کے لئے بھیجا گیا نبی ہوں مگر میرے بعد آنے والا مسیح ہوگا۔(انجیل برنباس صفحہ 54اور 104)۔